اخبار امت

مورو جہاد آزادی

محمد ظہیر الدین بھٹی

دنیا کے متعدد علاقوں میں اپنی بقا کی جنگ لڑنے والے مسلمانوں میں جنوبی فلپائن میں بسنے والے مورو مسلمان بھی ہیں۔ ان کی جدوجہد کی تاریخ طویل بھی ہے اور ایمان افروز بھی۔

مورو مسلمانوں کی اپنی حکومت اور آزاد مملکت تھی جو دو صدیوں سے زائد عرصہ تک قائم رہی۔ اسلام یہاں ۱۳۸۰ میں مسلمان تاجروں کے ذریعے پہنچا جنھوں نے جلد ہی اپنے اخلاق عالیہ اور حسن سلوک سے یہاں کے باشندوں کو متاثر کیا۔ مسلم تاجروں کی آمد کے ڈیڑھ سو سال بعد یہاں کے بڑے بڑے جزیروں سولو، مینڈاناؤ اور سلامو وغیرہ میں مسلم ریاستیں وجود میں آگئیں۔ بحرالکاہل کے سات ہزار چھوٹے بڑے جزیروں میں (جن کا مجموعی رقبہ تین لاکھ مربع کلومیٹر ہے) رہنے والے یہاں کے عوام ۱۷ مارچ ۱۵۲۱ تک اسلام کے دامن میں امن و سکون سے زندگی بسر کرتے رہے۔

سقوط اندلس کے صرف ۲۹ سال بعد، ہسپانوی استعمار نے سب سے پہلے جس علاقے کا رخ کیا وہ مورو (جنوبی فلپائن) کا علاقہ تھا۔ بداناؤ وہ پہلا جزیرہ ہے جو ہسپانوی حملے کا نشانہ بنا۔ ہسپانوی تقریباً چار صدیوں تک فلپائن پر قابض رہے۔ انھوں نے لوگوں کو جبر اور لالچ کے ذریعے عیسائی بنا لیا۔ ہسپانوی گئے تو ان کے منصوبے کو جاری رکھنے اور مکمل کرنے کے لیے امریکی آگئے۔ ۱۹۳۵ میں دولت مشترکہ کے زیر سایہ ایک عبوری حکومت قائم کی گئی جو تمام جزیروں پر محیط اور عیسائی طاقتوں کے ماتحت تھی۔ پھر ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے ۱۹۴۶ میں فلپائن کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ جاپان نے دوسری عالم گیر جنگ کے دوران فلپائن پر قبضہ کیا مگر اس جنگ میں اپنی شکست کی وجہ سے وہ جلد ہی یہاں سے نکل گیا اور پھر امریکی تسلط قائم ہو گیا۔

اعلان آزادی اور اقوام متحدہ کے اسے تسلیم کر لینے کے بعد یہاں بہ ظاہر ایک قانونی اور باضابطہ حکومت بن گئی جسے بڑی طاقتوں خصوصاً امریکہ کی حمایت و تائید حاصل تھی۔ ۱۹۴۶ سے لے کر اب تک نئے

بعد دیگرے قائم ہونے والی فلپائنی حکومتیں، اسلامی وجود کے خاتمے کے لیے اپنے منصوبوں پر سختی سے عمل کر رہی ہیں۔ وہ مسلمانوں کے تشخص کو مٹانے کے لیے، ان کے علاقے میں نئی عیسائی بستیاں بسا رہی ہیں۔ ان کی زمینوں پر قبضہ کر رہی ہیں حتیٰ کہ بعض علاقوں میں اب عیسائیوں کی تعداد ۵۰ فی صد تک پہنچ چکی ہے۔ مسلمان جو اس سرزمین کے اصل مالک تھے، انھیں بے دخل کر کے جنوبی علاقوں میں دھکیل دیا گیا ہے۔ مسلمانوں نے عیسائیوں اور امریکی سامراج کے خلاف مسلسل ۴۰ سال تک جهاد کیا۔ اب تک تین لاکھ سے زائد مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔

مسلمانوں کے مختلف جہادی گروپوں نے ۱۹۶۲ میں "مورو محاذ آزادی" کی شکل اختیار کی۔ یہ محاذ ان طلبہ نے قائم کیا تھا جو بیرونی ممالک کی اسلامی یونی ورسٹیوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اس محاذ نے ۱۹۶۸ میں نور میسوری اور سلامت ہاشم کی زیر قیادت علانیہ کارروائیاں شروع کیں۔ اس طویل جدوجہد کے نتیجے میں، آج سے ۲۰ سال پہلے فلپائنی حکومت مذاکرات کی میز پر بیٹھنے پر مجبور ہو گئی اور اب تک وہ مذاکرات کے لیے آمادہ ہے۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں اب تک تین صلح نامے طے پائے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ان میں سے اب تک کسی ایک پر بھی عمل نہیں ہوا۔ ۱۹۷۶ میں سابق صدر مارکوس کے عہد میں ایک معاہدے کے تحت جنوبی فلپائن کے ۱۳ ضلعوں اور ۹ شہروں میں مسلمانوں کی خود مختار حکومت قائم کرنے کا اعلان کیا گیا مگر عمل درآمد نہ ہوا۔ اکینو کے دور حکومت میں (۱۹۸۶-۱۹۹۲) میں ۱۳ ضلعوں کے بجائے صرف چار ضلعوں میں مسلمانوں کی حکومت قائم کرنے کا کہا گیا مگر اس پر بھی عمل نہ ہوا۔ فروری ۱۹۹۴ کے اوائل میں صدر راموس اور نور میسوری کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جس کے تحت جنگی کارروائیوں کو روکنا اور جنوبی فلپائن کے لیے مجلس امن و ترقی کا قیام تھا مگر مسلمانوں کے لیے عملی طور پر کچھ بھی نہ ہوا۔ ان نام نہاد معاہدوں کا اصل مقصد مسلم فریق کو ٹالنا اور دھوکا دینا تھا۔ فلپائنی فریق نے مسلمانوں کے تتر بتر کرنے، عیسائی بستیاں بسانے، مسلمانوں کے رفاہی منصوبے ختم کرنے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے منصوبوں پر عمل درآمد مسلسل جاری رکھا۔

ایک اہم واقعہ ۱۹۷۷ میں مورو فرنٹ کی تقسیم اور سلامت ہاشم کا تنظیم "بانگسا برائے آزادی مورو" بنانا ہے۔ بعد میں اس کا نام مورو محاذ اسلامی رکھا گیا۔ علیحدگی ہوئی مگر عداوت اور باہمی لڑائی نہ ہوئی جیسا کہ فلپائنی حکام کو توقع تھی۔ مورو اسلامی کوششوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مارکوس کے عہد میں (۱۹۷۲ میں) ایک وہشت گرد فلپائنی تنظیم "ای لاجا" قائم ہوئی جس نے دو محاذوں پر مسلمانوں کے خلاف اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اول: مسلم داعیوں اور سرگرم افراد کو قتل کرنا، دوم: مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے کوشش کرنا۔ اس تنظیم کو یورپی امریکی مسیحی تنظیموں کی حمایت و تائید حاصل ہے۔ یہ حکمرانوں کی سرپرستی

میں وسیع پیمانے پر کام کر رہی ہے۔ اس کی سرگرمیاں جنوب مشرقی ایشیا (انڈونیشیا، ملائیشیا، تھائی لینڈ اور سنگاپور) کے علاقے میں جاری ہیں۔ اسے ویٹیکن اور عالمی مجلس کلیسا کی سرپرستی اور اشیرباد بھی حاصل ہے۔

صیہونی قوتیں بھی مورو مسلمانوں کے خلاف کام کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ سپیشل اسرائیلی فورس نے فلپائنی سپیشل فورس کو تربیت دی ہے۔ اس تربیت یافتہ فورس کا نام ییلو آرمی (زرد فوج) ہے۔ اس فوج نے ضلع ڈی باؤ میں مسلمانوں کو قتل کرنے اور وہاں عیسائیوں کو آباد کرنے کا آپریشن کیا ہے جس کے نتیجے میں وہاں کی غالب مسلم اکثریت اب ۴۰ فی صد اقلیت میں بدل چکی ہے۔

سلامت ہاشم کے انٹرویو کے اہم نکات

فلپائن میں صدر اسٹرادا کی حکومت کے آغاز کے بعد سرکاری افواج اور سلامت ہاشم کے مورو اسلامک لبریشن فرنٹ کے درمیان کش مکش تیز ہو گئی لیکن ایک معرکے میں سرکاری افواج کی شکست کے بعد حکومت کی طرف سے مذاکرات کی پیش کش ہوئی اور فروری کے آخر میں سربراہی ملاقات طے پائی تھی لیکن تخریب کاری کی سازش کی اطلاع پر اسے مئی جون تک کے لیے موخر کر دیا گیا۔ کویت کے رسالے المجتمع (۱۹۹۹ نمبر ۱۳۴۱) کے لیے احمد عزالدین نے سلامت ہاشم سے ایک انٹرویو کیا ہے۔ اس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

مورو جہاد آزادی کے نتیجے میں مورو مسلمانوں کا تشخص بحال ہوا ہے، سرکاری کوششیں ناکام رہیں۔ اب مسلمان "فلپائنی مسلمان" کے بجائے بڑے فخر سے اپنے آپ کو "مورو مسلمان" کہلاتے ہیں حتیٰ کہ بہت سے مورو مسلمانوں نے فلپائنی نسبت ترک کر دی ہے البتہ کچھ کا محض سرکاری معاملات میں سہولت کی خاطر، فلپائنی قومیت سے ظاہری تعلق ہے۔

لڑائی سے پہلے حکومت مسلمانوں کو بہ نظر حقارت دیکھتی تھی کیوں کہ حکومت کے نزدیک مسلمان دوسرے یا تیسرے درجے کے شہری ہیں۔ مجاہدین کی پے در پے فتوحات کے بعد اب حکومت فلپائن بھی محاذ اسلامی اور مسلمانوں کے ساتھ باوقار انداز اپناتی ہے۔

مورو علاقے کے عیسائی باشندے، پہلے مسلمانوں کے جانی دشمن تھے مگر مسلمانوں کے حسن سلوک سے اب وہ محاذ کے حامی بن چکے ہیں۔ وہ بھی مسلمانوں کی طرح محاذ آزادی کو رضاکارانہ طور پر عطیات دیتے ہیں۔ بہت سے عیسائی، محاذ اسلامی میں شامل ہو چکے ہیں۔ کئی عیسائی کمپنیاں محاذ کو خطیر رقوم کے ذریعے مالی اعانت کرنے لگی ہیں۔ مسلمانوں نے اپنے بہت سے علاقے واگزار کر لیے ہیں اور ایک اسلامی مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ شریعت نافذ کر دی گئی ہے۔ مسلمانوں نے پہلی مرتبہ نظام اسلامی کی حقیقت کا مشاہدہ کیا ہے۔ انھوں نے قاتل کو سزائے موت ملتے، بدکار اور شرابی کو کوڑے لگتے پہلی مرتبہ

دیکھا ہے۔ شراب نوشی اور تمباکو نوشی کی ممانعت ملاحظہ کی ہے۔ عورتوں اور مردوں کے اختلاط اور گانے بجانے کی ممانعت کا بچشم سر مشاہدہ کیا ہے۔ بہت سی خرافات و بدعات اور خلاف اسلام رسومات کو ختم کر دیا گیا ہے۔

علاقے میں واحد تنظیم مورو اسلامی محاذ آزادی (MILF) ہے، اس کے بعد ابوسیاف کی تحریک ہے جو بہت محدود ہے۔ البتہ مورو محاذ آزادی دو حصوں میں بٹ چکا ہے یعنی محاذ اسلامی اور محاذ وطن۔ دونوں میں محاذ آرائی کی کیفیت نہیں پائی جاتی بلکہ اچھے تعلقات ہیں۔ اور نور میسوری (صدر محاذ وطن) کئی معاملات میں تعاون کر رہے ہیں۔

نور میسوری نے ۲۱ سال کے طویل عرصے میں کئی بار حکومت سے مذاکرات کیے۔ انھوں نے حکومتی شرائط پر آئین میں رہتے ہوئے مذاکرات کیے اور بہت زیادہ امیدیں وابستہ کرلیں۔ مگر ہم مذاکرات کو ضمنی چیز سمجھتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ مورو مسلمانوں کو استصواب رائے کا حق دیا جائے کہ آیا انھیں مکمل آزادی چاہیے یا نہیں۔ ہم جہاد سے بھی غافل نہیں ہیں۔ مگر یہ انتہائی اقدام تمام پرامن ذرائع کے استعمال کے بعد اٹھائیں گے۔

حکومت فلپائن، امریکی امداد و تعاون حاصل کرنے کے لیے مورو اسلامی محاذ آزادی کے بارے میں یہ بے بنیاد الزام لگاتی رہتی ہے کہ عرب مجاہدین مورو مسلمانوں کے ساتھ مل کر مقامی عیسائیوں کو تہ تیغ کر رہے ہیں۔ اسے "عالمی دہشت گرد تنظیم" کا نام دیا جاتا ہے۔ حالانکہ فلپائن میں زیر تعلیم عرب طلبہ بے گناہ ہیں۔ بے گناہ عرب طلبہ کو گرفتار کر کے انھیں عدالتوں سے سزا دلوانے میں، اسرائیلی انٹیلی جنس کا بھی اہم کردار ہے۔

فلپائنی حکمران مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کو مٹانے میں بڑی حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔ اب دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کی تحریک نے مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا کر دی ہے۔

مسلسل جدوجہد اور جہاد کے باوجود مورو مسلمان نئی نسل کی تعلیم و تربیت سے غافل نہیں۔ تعلیمی اداروں اور مساجد اسکول کے ذریعے باقاعدہ تعلیم و تربیت کا عمل جاری ہے۔

طویل جنگ کے نتیجے میں مینڈاناؤ کی معاشی حالت اور افرادی قوت متاثر ہوئی ہے مگر مورو مسلمان سادہ غذاؤں، سبزیوں اور جنگلی پھلوں پر گزارا کر لیتے ہیں۔ آزاد علاقوں کی حدود سے باہر کچھ تجارتی، زرعی اور صنعتی پراجیکٹ بھی ہیں۔ زرعی پیداوار بڑھانے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ مورو مسلمانوں کے علاقے قدرتی پیداوار سے مالا مال ہیں۔ ملکی برآمدات میں، ۶۵ تا ۷۰ فی صد حصہ اسی علاقے کا ہوتا ہے۔ اس علاقے میں تیل کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ ماہرین کے اندازے کے مطابق یہ دنیا میں تیل کے

سب سے بڑے ذخیرے ہیں۔ حتیٰ کہ اس تیل کی مقدار برونائی کے تیل کی مقدار سے بھی زیادہ ہے۔

سب سے بڑا مسئلہ ایک لاکھ سے زائد مجاہدین کے اخراجات ہیں۔ جہاد کو مسلسل جاری رکھنے کے لیے مورو مسلمانوں نے بہترین منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ ان منصوبوں کا پہلا حصہ ۱۹۸۱ سے شروع ہوا تھا جو ۲۰۰۰ میں مکمل ہو گا۔ دوسرا منصوبہ ۲۰۰۱ سے شروع ہو کر ۲۰۵۰ میں ختم ہو گا۔ ان منصوبوں کا مقصد اساسی جہاد کو جاری رکھنے کے لیے ذرائع اور وسائل مہیا کرنا ہے۔

طویل جنگ کے نتیجے میں ایک نڈر، بہادر، مومن نسل تیار ہو چکی ہے جن کی زندگی کا محور جہاد ہے۔ امید ہے کہ مورو مسلمانوں کے بارے میں عالم اسلام کا طرز عمل جلد ہی بدلے گا۔ مورو مسلمان ہر چیز سے بے پروا ہو کر اپنے زور بازو سے، صورت حال کو تبدیل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ یقیناً حالات کا پانسہ ان کے حق میں ضرور پلٹے گا۔ ان شاء اللہ!

تازہ ترین صورت حال کے مطابق ابھی تک مذاکرات کا عمل از سرنو شروع نہیں ہو سکا۔ فلپائنی صدر اس سال کے آخر تک مذاکرات کے ذریعے مسئلے کو حل کرنے کے ارادے کا اظہار کر رہے ہیں لیکن مسئلہ اتنا آسان بھی نہیں ہے جتنا کہ سمجھا جا رہا ہے۔ کئی عشروں کی جنگ اور محاذ آرائی کے نتیجے میں حکومت اور مورو مسلمانوں میں بڑی دوریاں پائی جاتی ہیں۔ مسلمان دینی بنیادوں پر اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں، جب کہ فلپائنی حکومت سیکولر بنیادوں پر مسئلے کا حل چاہتی ہے۔

اردن میں اسلامی قوتوں کی کامیابی

سمیع الحق شیرپاؤ

اردن کے حالیہ بلدیاتی انتخابات میں اردن کی تحریک اسلامی الجبھۃ العمل الاسلامی (اسلامک ایکشن فرنٹ) نے شان دار کامیابی اور واضح اکثریت حاصل کی ہے۔

ملک کی تینوں بڑی میونسپل کارپوریشنوں اربد، الرصفیہ اور الزرقا سمیت دیگر بہت سی چھوٹی بلدیات میں اسلامک ایکشن فرنٹ سب سے بڑی جماعت کے طور پر ابھری ہے۔ وفاقی دارالحکومت عمان میں بھی تحریک اسلامی نے دو بلدیاتی نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ ۸۰ فی صد سے زائد مقامات پر تحریک اسلامی کے کارکنوں نے سابق بلدیاتی صدور کو شکست دی ہے۔

بلدیہ زرقا کی صدارت کے لیے تحریک اسلامی کے امیدوار یاسر العمری نے سابق صدر مصطفیٰ القیاض کو ۱۲ ہزار ۸ سو ۳۰ ووٹ لے کر شکست دی ہے۔ اس بلدیہ کی نو کی نو نشستیں اسلامی قوتوں نے حاصل کی